یورپی یونین میں ترکی کی شمولیت کا مسئلہ

کمانڈر مائیکل سی ایوانز*

تلخیص: مسلم سجاد

یورپی یونین میں ترکی کی شمولیت کا مسئلہ یونین کے مستقبل کے چیلنجوں میں سے ایک بڑا چیلنج ہے۔ ممبر شپ کے لیے ترکی نے ۱۹۶۳ء میں درخواست دی تھی۔ دسمبر ۱۹۹۷ء میں ترکی کی یہ خواہش بھی سربراہ کانفرنس نے مسترد کر دی کہ اسے دیگر دس درخواست دہندہ ملکوں کے ساتھ برابری کی سطح پر رکھا جائے۔ ۱۹۹۸ء کے اوائل میں اس مقصد کے لیے مذاکرات ہوئے کہ ترکی کو ممبر بننے کے عمل (accession mechanism) سے باہر رکھ کر، یورپی خاندان سے وابستہ رکھا جائے۔ باہر رکھنے کا عذر یہ دیا جا رہا ہے کہ ترکی میں قانون سازی اور سیاسی روایات یورپی خواہش یا قوانین کے مطابق نہیں ہیں۔ ترکی کی ناراضی اس لیے بھی ہے کہ قبرص کی درخواست زیرِ غور لائی جا رہی ہے۔ اب ترکی نے جواباً کہا ہے کہ وہ ممبر شپ کو خارجہ پالیسی کے اہم نکتہ کی حیثیت سے بہت آگے نہیں بڑھائے گا۔ اس نے شمالی قبرص کی ترک جمہوریہ کے ساتھ معاشی زون بنانے کے لیے بھی اقدامات کیے ہیں تاکہ یونانی قبرص کے یورپی یونین سے تعلقات پر اثر انداز ہوا جائے۔

یورپی یونین ممبر ممالک کے امن اور معاشی استحکام کی خواہش کی آئینہ دار ہے۔ اب توسیع کے حوالے سے مسائل درپیش ہیں۔ موجودہ مرحلے میں قبرص کے علاوہ بلغاریہ، چیک جمہوریہ، ایسٹونیا، ہنگری، لاطویا، لیتھونیا، پولینڈ، سلواکیہ اور سلوونیا کو اس عمل میں شریک کیا گیا ہے تاکہ شمولیت سے قبل جون ۱۹۹۳ء میں کوپن ہیگن یورپی کونسل کے طے شدہ معیارات حاصل کر لیں۔ قبرص اور دوسرے ۵ ممالک کو تیز رفتار حیثیت دی گئی ہے جس کے تحت ممبر شپ کے حصول میں کم از کم پانچ سال لگیں گے جبکہ

*Commander Michael C. Evans, "European Union Expension: The Case for the Admission of Turkey," *Strategic Review*, Fall 1998, pp.16-21

دوسرے ممالک کو دس سے پندرہ سال لگ سکتے ہیں۔

ترکی نے دھمکی دی ہے کہ یورپی یونین میں اس کی ممبر شپ کی درخواست آگے نہ بڑھائی گئی تو وہ ناٹو کی توسیع میں رکاوٹ ڈال دے گا۔ ترکی کو کنارے لگانے کے اثرات ناٹو پر پڑ سکتے ہیں۔ ممبر شپ نہ دینے کی وجوہات میں، انسانی حقوق -یونان سے تعلقات- کُردمسئلہ زیادہ اہم ہیں۔

> ترکی کو کنارے لگانے کے اثرات ناٹو پر پڑ سکتے ہیں۔ ممبر شپ نہ دینے کی وجوہات میں، انسانی حقوق -یونان سے تعلقات- کُردمسئلہ زیادہ اہم ہیں۔

یورپی یونین کی جانب سے معاشی عدم استحکام اور انسانی حقوق کی کیفیت کو بطورِ اعتراض پیش کیا جا رہا ہے۔ بعض ممبر ممالک اور درخواست دہندہ ممالک کی معیشت بھی اچھی حالت میں نہیں ہے۔ ۱۹۶۳ء کے بعد کئی دوسرے ممالک شامل کیے گئے ہیں جن پر ترکی کی طرح شرائط عائد نہیں کی گئی تھیں۔ گزشتہ دس سال میں ترکی کی معیشت نے ترقی کی ہے اور کسٹم یونین میں شمولیت کے بعد ترکی نے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت کا مظاہرہ کیا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ دعووں کے باوجود ترکی سے منصفانہ سلوک نہیں کیا جا رہا ہے۔ اگر یونین کو کامیاب رہنا ہے تو اسے سب کے ساتھ یکساں سلوک کرنا چاہیے ورنہ اس کے اثرات ناٹو پر اچھے نہیں پڑیں گے۔

دوسرا مسئلہ انسانی حقوق کا ریکارڈ ہے۔ اس لحاظ سے دوسرے ممالک میں بھی سب اچھا نہیں ہے۔ اُمید کی جا سکتی ہے کہ شامل ہونے کے بعد ترکی کا ریکارڈ بھی بہتر ہو جائے گا۔ اس پر یورپی عدالت، یورپی پارلیمنٹ اور دیگر اداروں کے قوائد اور احکامات لاگو ہوں گے۔ اگر ترکی نے پابندی نہیں کی تو اس کی شہرت متاثر ہوگی۔

ناٹو اور یورپ کے مستقبل اور یونین سے ترکی کے تعلقات میں واضح تعلق ہے۔ جس ملک نے فوجی اخراجات اور مغرب سے سفارتی اور سیاسی معاہدوں میں اتنا نمایاں کردار ادا کیا ہے اب دستبردار ہونے کو تیار ہے۔ ترکی جائز طور پر ان ممالک کی مخالفت پر رنجیدہ ہے جن کی آزادیوں کے مشترکہ دفاع میں اس نے شرکت کی۔ ترکی ۱۹۵۲ء میں ناٹو میں شامل ہونے کے بعد سے کئی یونین عہدوں کا وفادار حامی

رہا ہے۔ سرد جنگ کے دور میں ہمیشہ یورپ کے دفاع میں شامل رہا، جائز طور پر یورپ میں اپنا مقام طلب کرتا رہا ہے۔ اب ترکی مغرب سے مایوس ہوکر، جس کے ساتھ متعلق ہونے کی اس نے طویل عرصے تمنا کی، مشرق کے انجانے چیلنجوں کی طرف رُخ کررہا ہے۔

یورپی یونین کو ترکی کو شمولیت کے عمل میں مناسب مقام دے کر اپنا مثبت کردار ادا کرنا چاہیے۔ ترکی جلد ممبرشپ کے لائق نہیں ہوگا، لیکن اس کو ایسے ہی چھوڑ دینا کسی بھی طرح مناسب نہیں۔ شمولیت کے عمل میں مناسب مقام سے ترکی قبرص کے رہنما روف ڈنکطاش پر اثر انداز ہوسکے گا کہ جزیرے کے مستقبل کے بارے میں مذاکرات میں اپنے رویے میں سختی کم کردیں۔ یورپی یونین کے جو ممبران ترکی کو آگے بڑھانے سے ہچکچارہے ہیں اُنہیں ترکی کو یونین کے توسیع شدہ حلقے میں دیر کے بجائے جلدی لانے کے طویل المیعاد فوائد کا احساس کرنا چاہیے۔

> ناٹو اور یورپ کے مستقبل اور یونین سے ترکی کے تعلقات میں واضح تعلق ہے۔ جس ملک نے فوجی اخراجات اور مغرب سے سفارتی اور سیاسی معاہدوں میں اتنا نمایاں کردار ادا کیا ہے اب دستبردار ہونے کو تیار ہے۔ ترکی جائز طور پر ان ممالک کی مخالفت پر رنجیدہ ہے جن کی آزادیوں کے مشترکہ دفاع میں اس نے شرکت کی۔

آخری بات یہ کہ باوجود اس حقیقت کے کہ ترکی سیکولر جمہوریہ ہے، اس کی یونین میں شمولیت سے یورپ میں اسلام کے فروغ کے امکانات کا خاموش اندیشہ محسوس کیا جاتا ہے۔ اسے خطرے کے بجائے چیلنج سمجھنا چاہیے۔ بہتر ہے کہ ترکی یورپ کے اندر ہو اور استحکام میں اضافہ کرے، بجائے اس کے کہ باہر ہو، غیر مطمئن، تنہا اور مستقبل میں مسائل پیدا کرے۔ ترکی کو مسائل درپیش ہیں لیکن وہ دوسرے ممبر بننے کی خواہش رکھنے والوں سے مختلف نہیں ہے۔ ترکی جائز طور پر ممبرشپ کا منتظر ہے۔ اس نے طویل مدت صبر کیا ہے اور اب اس کا صبر کا پیمانہ لبریز ہونے کو ہے۔ یہ یورپی یونین کا کام ہے کہ ترکی کی ترقی کو تسلیم کرے، مغرب اور یورپ سے اس کے تعلق کی قدر کرے اور ہنگامی طور پر شمولیت کی کارروائی کا آغاز کرے۔ اگر ترکی یورپ کا دفاع کرسکتا ہے تو یورپ کا حصہ بھی بن سکتا ہے۔ ترکی کی جدید جمہوریہ

یورپ سے جڑنے کی آرزو رکھتی ہے، اس نے مغربی طور طریقے اس حد تک اختیار کیے ہیں کہ اس کی تقدیر اب یورپ کے اندر ہی ہونا چاہیے۔ اگر اسے کھو دیا گیا تو یہ یورپ کا نقصان ہوگا۔

[سائیکل ایوانز یو ایس نیول وار کالج کے سٹریٹیجک ریسرچ ڈیپارٹمنٹ میں ریسرچ فیلو ہیں۔ مدیر]